التفسیر والتعبیر

مولانا عزیز زبیدی

سُورَۃ بَقَرۃ

(قسط ۲۲)

(بقیہ حاشیہ ۲ قسط گزشتہ)

اس دن وہ جھگڑیں گے۔ ایک دوسرے کو وہاں ملزم ٹھہرائیں گے اور کہیں گے کہ اگر تم نہ ہوتے تو ہم گمراہ نہ ہوتے۔

ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ (زمر ع ۳) يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ الْقَوْلَ يَقُولُ الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا لَوْلَا أَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِينَ (پ ۲۲۔ سبا ع ۴)

لیڈر بولیں گے کہ تم خود ہی بد تھے:

قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا لِلَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا أَنَحْنُ صَدَدْنَاكُمْ عَنِ الْهُدَى بَعْدَ إِذْ جَاءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُجْرِمِينَ (ایضاً)

کمزور عوام کہیں گے کہ تمہاری جعل سازیوں اور ہتھکنڈوں نے ہمارا بیڑا غرق کیا۔

بَلْ مَكْرُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ إِذْ تَأْمُرُونَنَا أَنْ نَكْفُرَ بِاللَّهِ وَنَجْعَلَ لَهُ أَنْدَادًا (ایضاً)

بد لیڈروں سے کہیں گے کہ اس مشکل گھڑی میں ہمارے کچھ کام آسکو گے؟ وہ کہیں گے کام کیا آئیں۔ اس برے حال میں ہم خود تمہارے ساتھ ہیں:

فَهَلْ أَنْتُمْ مُغْنُونَ عَنَّا نَصِيبًا مِنَ النَّارِ ۝ قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُلٌّ فِيهَا (پ ۲۴۔ مومن ع ۵)

اب یہ عوام خواہش کریں گے کہ: الٰہی! پھر ایک دفعہ ہمیں دنیا میں جانا ملے تو ہم ان سے اسی طرح پرے رہیں جس طرح یہ آج ہم سے کنّی کترا رہے ہیں۔

لَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّأَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوا مِنَّا (بقرہ ع ۲۰)

کاش! ہم نے اللہ اور رسول کا کہا مانا ہوتا، ان چودھریوں کے بھرّے میں نہ آتے۔

يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا (احزاب ع)

ہمیں تو یہ عوامی لیڈر لے ڈوبے۔

اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ۝

الٰہی! ان کو دگنے جوتے مار اور ان پر لعنت پر لعنت برسا۔

رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا (ایضاً)

پھر ایک دوسرے سے مکریں گے اور لعنتیں کریں گے۔

ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَّيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا (العنکبوت-ع)

اٹھ کھڑے ہونے کا دن۔ دوسرے صور پھونکنے پر سب مردے اپنی اپنی قبروں سے اُٹھ کھڑے ہوں گے اس لیے اسے یوم القیٰمۃ (روز قیامت، کھڑے ہونے کا دن) بھی کہتے ہیں۔

فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (بقرہ - ع)

ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ (پ- مومنون -ع)

حساب کا دن۔ اس دن سب کا حساب کتاب ہوگا۔ اس لیے اسے یوم الحساب بھی کہا گیا ہے۔

هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ (پ ۲۳ - ص ع)

اس دن باز پرس ہوگی۔ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ (پ - انبیاء ع)

وَلَيُسْئَلُنَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَمَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ (پ ۲۰ - عنکبوت ع)

اُن کا کیا کرایا سب سامنے آجائے گا۔ يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍۭ بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ (پ ۲۹ - القیمۃ ع)

اُس دن کوئی راز راز نہیں رہے گا۔ يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ (الطارق ع)

بھاری دن۔ اس سے بھاری دن اور کوئی نہیں ہوگا، اس لیے حقیقی اور واقعی بھاری دن بھی یہی دن کہلاتا ہے۔

وَيَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيْلًا (سورۂ دھر ع۲)

زمین بھی خبریں نشر کرے گی۔ زمین کی پشت پر انسان رہ کر جو کرتا ہے زمین اس کو یوں بیان کرے گی جیسے ٹیپ۔

يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا (سورہ زلزال)

چیخ و پکار کا دن ۔ یہ وہ دن ہوگا جب ہر طرف سے چیخ و پکار برپا ہوگی، یا اس لیے ہر ایک کو نام بنام پکار کر بلایا اور حساب لیا جائے گا۔

اِنِّیٓ اَخَافُ عَلَیْکُمْ یَوْمَ التَّنَادِ (مومن ع)

اس دن نامۂ اعمال سامنے پائے گا ۔ یہ وہ دن ہوگا کہ انسان اپنا اپنا نامۂ اعمال کھلا ہوا اپنے سامنے پائے گا۔

وَنُخْرِجُ لَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ کِتٰبًا یَّلْقٰہُ مَنْشُوْرًا (بنی اسرائیل ع)

یہ کتابچہ (نامۂ اعمال) جعلی نہیں ہوگا بلکہ اس کے شب و روز کا ہو بہو ریکارڈ ہوگا۔ کِتٰبُنَا یَنْطِقُ عَلَیْکُمْ بِالْحَقِّ (جاثیہ ع) کیونکہ ساتھ ساتھ ہم وہ لکھواتے جاتے تھے ۔ اِنَّا کُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (پ ۲۵ ۔ جاثیہ ع) وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِہٖ نَفْسُہٗ (ق ۔ ع) مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْہِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ (ق ۔ ع)

ہر جماعت کو بلا بلا کر ان کا نامۂ اعمال دکھایا جائے گا۔

کُلُّ اُمَّۃٍ تُدْعٰٓی اِلٰی کِتٰبِھَا ط

اپنے نامۂ اعمال کے لیے ۔ قیامت میں لوگ اپنے اپنے نامۂ اعمال کے دیکھنے کے لیے ٹولیاں بن کر اپنی اپنی قبروں سے حشر کے میدان میں لوٹیں گے تاکہ وہ اپنے کرتوت اور اعمال خود ہی مشاہدہ کر لیں۔

یَوْمَئِذٍ یَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا لِّیُرَوْا اَعْمَالَھُمْ (سورۃ الزلزال)

خوف سے آنکھیں نیلی ہو جائیں گی ۔ حشر کا خوف اس قدر ہوگا کہ آنکھیں نیلی ہو جائیں گی۔

وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِیْنَ یَوْمَئِذٍ زُرْقًا (طٰہٰ ۔ ع)

اگر وہ جاہل بھی ہوگا تو اسے کہا جائے گا تو اب اپنی آنکھوں سے اپنا کچا چٹھا دیکھ اور پڑھ لے اور خود ہی فیصلہ کر کہ اب آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے۔

اِقْرَاْ کِتٰبَکَ ط کَفٰی بِنَفْسِکَ الْیَوْمَ عَلَیْکَ حَسِیْبًا (بنی اسرائیل)

جاہل بھی ہوگا تو پڑھ لے گا، آنکھیں بڑی تیز ہو جائیں گی اور جہالت کے سب حجاب کافور ہو جائیں گے۔

لَقَدْ کُنْتَ فِیْ غَفْلَۃٍ مِّنْ ھٰذَا فَکَشَفْنَا عَنْکَ غِطَآءَکَ فَبَصَرُکَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ (ق ۔ ع)

وہ سب کچھ دیکھ لے گا۔ دنیا میں جو نیکی اور بدی کی آخرت میں جاکر سب کو موجود پائے گا۔ اور یہ کہ کیا آگے بھیجا اور کیا یہاں چھوڑا۔

یَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ۚ وَمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوءٍ (آل عمران ع۳)

يَوْمَ يَنظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ (النبأ-ع۲)

إِذَا الْقُبُورُ بُعْثِرَتْ ۝ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَأَخَّرَتْ (الانفطار)

دیکھ کر ہاتھ ملے گا اور کہے گا کہ: کاش! دنیا میں آج کے لیے کچھ کیا ہوتا۔

يَا لَيْتَنِي قَدَّمْتُ لِحَيَاتِي (الفجر-ع)

خاص کر جب دیکھے گا کہ دوزخ وہ آگئی تو تڑپے گا مگر اب کیا فائدہ؟

وَجِيءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ ۚ يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الْإِنسَانُ وَأَنَّىٰ لَهُ الذِّكْرَىٰ (الفجر ع)

بلکہ تمنا کرے گا کہ: کاش! نامۂ اعمال ہی غائب ہو جاتا۔

تَوَدُّ لَوْ أَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ أَمَدًا بَعِيدًا (آل عمران ع۳)

کیونکہ جو عمل کیا تھا اس کا اب بدلہ ضرور ملے گا، اچھے کا اچھا، برے کا برا۔

الْيَوْمَ تُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ (مومن ع۲)

رجسٹر اعمال خود بولے گا اور سچ سچ بولے گا اس لیے چھپ نہیں سکے گا۔ ذرہ بھر زیادتی نہیں ہوگی۔

وَلَدَيْنَا كِتَابٌ يَنطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ (پ۱۸۔ مومنون ع۴)

صرف نامۂ اعمال نہیں، خود اس کا رونگٹا رونگٹا بولے گا: زبان بند کر دی جائے گی ہاتھ اور پاؤں بولیں گے۔

الْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَىٰ أَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا أَيْدِيهِمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُم بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ (یٰس-ع۴)

اگر ضرورت پڑی تو زبان بھی گویا ہو کر گواہی دے ڈالے گی۔

يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُم بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (النور ع۳)

وَقَالُوا لِجُلُودِهِمْ لِمَ شَهِدتُّمْ عَلَيْنَا ۖ قَالُوا أَنطَقَنَا اللَّهُ الَّذِي أَنطَقَ كُلَّ شَيْءٍ (پ۲۴۔ حم السجدہ ع۳)

کھرے کھوٹے سب الگ ہو جائیں گے۔

وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ (یٰس-ع)

جس بدنصیب کو بائیں ہاتھ میں نامۂ اعمال ملے گا تو وہ اپنا سر پیٹ اٹھے گا۔

وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۵ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ۵ وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ۵ يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ۵ مَاۤ اَغْنٰى عَنِّيْ مَالِيَهْ ۵ هَلَكَ عَنِّيْ سُلْطٰنِيَهْ (پ ۲۹ - الحاقہ ع)

(ترجمہ) اور جس کا نامۂ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ بول اٹھے گا: اے کاش! مجھے میرا نامۂ اعمال نہ ہی ملا ہوتا اور مجھے اپنے (اس) حساب کی خبر ہی نہ ہوتی ہوتی۔ اے کاش! میری ماں ہی مر گئی ہوتی (میں پیدا ہی نہ ہوتا) ہائے! میرا مال میرے کچھ بھی کام نہ آیا (ہائے ربا) مجھ سے میری بادشاہت گٹ گئی۔

لیکن یہ واویلا ان کے کچھ کام نہیں آئے گا، حکم ہو گا کہ:

خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ۵ ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ۵ ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ (ایضا)

اس (نابکار) کو پکڑو، (پکڑ وا) پھر اس کے گلے میں (لعنت کا) طوق ڈالو پھر اسے لے جا کر جہنم میں دھکیل دو، پھر زنجیر سے جس کی ناپ ستر گز ہے، (اس کے ساتھ) اس کو خوب جکڑ دو۔

بعض روسیاہ اور قسمت کے مارے ایسے بھی ہوں گے جن کو نامۂ اعمال، پیٹھ کے پیچھے سے پکڑایا جائے گا اور ان کی چیخیں نکل جائیں گی۔

وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ۵ وَّيَصْلٰى سَعِيْرًا (الانشقاق - ع)

اور جس کو اس کا نامۂ اعمال اس کی پیٹھ پیچھے (سے) دیا جائے گا تو وہ موت کو پکارے گا اور (اسی طرح چیختا چلاتا) دوزخ میں جا دھکے گا۔ (رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔)

اس دن پورا پورا تول ہو گا۔ اس دن اعمال اور ان کے بدلوں کا تول ہو گا اور پورا پورا ہو گا۔

وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ الْحَقُّ (اعراف ع ۱)

جن کی نیکیاں بھاری ہوں گی فلاح پائیں گے اور جن کی سیئات بھاری رہیں وہ مارا جائے گا۔

فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ○ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَظْلِمُونَ (پ ۸ - اعراف ع ۱)

جو یہاں اندھے وہاں بھی اندھے۔ جو لوگ حق کے پہچاننے سے یہاں اندھے رہے اور اپنی عارضی مصلحتوں کی بنا پر کتاب و سنت سے آنکھیں بند کر کے رہے وہ قیامت میں بھی اندھے اٹھیں گے۔

وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا ○ وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَىٰ (طٰہٰ ع)

وہ کہے گا: الٰہی! میں تو بینا تھا، مجھے اب اندھا کر کے کیوں اٹھایا: فرمایا تم نے وہاں ہمیں بھلایا، آج ہم تمھیں بھولے۔

قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِي أَعْمَىٰ وَقَدْ كُنْتُ بَصِيرًا ○ قَالَ كَذَٰلِكَ أَتَتْكَ آيَاتُنَا فَنَسِيتَهَا وَكَذَٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسَىٰ۔ (ایضاً)

بلکہ وہاں اندھاپن دنیا سے کہیں زیادہ گہرا ہوگا۔

وَمَنْ كَانَ فِي هَٰذِهِ أَعْمَىٰ فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَىٰ وَأَضَلُّ سَبِيلًا (بنی اسرائیل ع)

یہ گھڑی آکر رہے گی۔ فرمایا یہ خیالی باتیں نہیں: یہ گھڑی بس آنے کو ہے اور یقیناً آنے کو ہے۔

إِنَّ السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا (پ ۲۴ - مومن ع)

۳۔ لَا تَجْزِي (کافی نہیں ہوگا، بدلہ نہیں ہوگا) یہاں پر قیامت کی ایک اور خصوصیت کا ذکر کیا گیا ہے کہ: پیٹ صرف اپنے کھانے سے بھرے گا، کسی کا کھایا پیا آپ کے پیٹ کے کام نہیں آئے گا۔ یہاں پر چار چیزوں کا ذکر ہے (۱) کوئی کسی کے کام نہیں آئے گا (۲) سفارش بھی نہیں چلے گی (۳) رشوت بھی نہیں ہوگی (۴) نہ کوئی مدد کو آئے گا۔

۱۔ کوئی شخص کسی کا عوض نہیں ہو سکے گا۔ کوئی چاہے بھی تو فرمایا: اس دن کسی کے لیے کسی کا کچھ بھی بس نہیں چلے گا۔

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝ ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ

نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا (الانفطار ع۱)

کیونکہ اس دن صرف اللہ کا امر چلے گا۔

وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ (الانفطار ع۱)

ذرہ بھر بھی کوئی نفع یا ضرر کا مالک نہیں ہوگا، نہ اپنے لیے نہ دوسرے کے لیے۔

فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَّلَا ضَرًّا (پ۲۲۔ السباء ع۵)

کفارہ کا وہ تصور جو عیسائیوں اور دوسرے بدعتیوں میں پیدا ہو گیا ہے ان آیات سے ان کی بھی جڑ کٹ گئی۔

یہاں تک کہ باپ بیٹے کے اور بیٹا باپ کے بھی کام نہیں آئے گا۔

وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِيْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ ۝ وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ ۝

شَيْـًٔا (لقمان ع۴)

اُلٹا ان سے بھاگیں گے ۔ ماں باپ یا اولاد کا کام آنا تو بڑی بات ہے وہ الٹا ان سے بھاگیں گے کہ کہیں ان کے عوض ہمیں نہ دھر لیا جائے۔ کیونکہ اس دن سب کو اپنی پڑی ہوگی۔

يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ۝ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ ۝ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ ۝ لِكُلِّ

امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ (سورہ عبس۔ پ۳۰)

(ایسی نفسی نفسی پڑے گی کہ آدمی اپنے بھائی اور اپنی ماں اور اپنے باپ اور اپنی بیوی اور اپنے بیٹوں سے بھاگے گا، اس دن ان میں سے ہر شخص کو اپنی پڑی ہوگی۔

بلکہ اپنے پاؤں تلے لیں گے ۔ کہتے ہیں کہ بندریا کے پاؤں جلنے لگے تو اس نے اپنے نیچے اپنے بچے لے لیے، یہی حال وہاں ہوگا، آرزو کرے گا کہ اس کی بجائے ان کو دوزخ میں ڈالا جائے۔

يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍۭ بِبَنِيْهِ ۝ وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِ

وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ تُـْٔوِيْهِ (پ۲۹۔ المعارج)

مجرم تمنا کرے گا کہ اے کاش! اپنے بیٹوں اور اپنی بیوی اور اپنے بھائی اور اپنے کنبے کو جو اس کو پناہ دیا کرتا تھا (اس دن کے عذاب کے بدلے میں دے دے)

بلکہ اتنی خود غرضی پر اتر آئے گا کہ بس چلے تو سارا جہان اپنے بدلے میں دوزخ

کو دے دے۔

وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ يُنْجِيهِ (المعارج ع ۱)

دوست بھی کام نہیں آئیں گے۔ حشر کی گھڑی ایسی ہوشربا گھڑی ہوگی کہ کوئی مجنوں اپنی لیلیٰ کو اور کوئی فرہاد اپنی شیریں کے کام نہیں آسکے گا۔

يَوْمَ لَا يُغْنِي مَوْلًى عَنْ مَوْلًى شَيْئًا وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ (پ ۲۵۔ الدخان ع ۳)

بلکہ اس دن یہ دوست ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے اور جس دوست کی دوستی دشمنِ ایمان ثابت ہوگی، وہ انھیں ایک آنکھ نہیں بھائیں گے: اِلّا یہ کہ وہ ایک دوسرے کے ایمان کے محافظ اور پاسباں رہے ہوں۔

الْأَخِلَّاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ إِلَّا الْمُتَّقِينَ (پ ۲۵۔ زخرف ع ۶)

۲۔ سفارش نہیں چلے گی۔ سفارش سے غرض ہوتی ہے کہ: حاکم کو یقین دلادیا جائے کہ یہ عادی مجرم نہیں ہے، بس بشری کمزوری سے اس سے قصور ہو گیا ہے۔ آئندہ محتاط رہے گا ظاہر ہے کہ اب محتاط رہنے کا سوال ہی نہیں ہے کیونکہ اب اس کا وقت ہی نہیں رہا۔ دوسرا یہ ہے کہ کوئی اثر گیر ہے، چاہتا ہے کہ اس نے جو کتے باندھ رکھے ہیں، ان کی خدماتِ سیئہ کا حق ادا کرے۔ آپ جانتے ہیں کہ اب اس کا بھی وقت نہیں ہوگا، کیونکہ کسی کو کسی کا ہوش نہیں رہے گا، نہ اس کی کسی میں جرأت ہوگی۔ اس لیے اس سفارش کی گنجائش بھی نہ رہی۔ ہاں احکم الحاکمین جو دانائے راز ہیں اگر کسی کے سلسلے میں کچھ گنجائش دیکھیں گے تو انبیاء اور صلحاء کو ان کی لسٹ مہیا کر دیں گے اب وہ مناسب تصور کریں گے تو شفاعت کریں گے ورنہ نہیں۔

مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ (البقرۃ ع ۳۴)

کیونکہ وہ سفارشی خدا سے خود ڈرتے اور کانپ رہے ہوں گے۔

وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ارْتَضَىٰ وَهُمْ مِنْ خَشْيَتِهِ مُشْفِقُونَ (پ ۱۷۔ انبیاء ع ۲)

اور وہ کسی کی سفارش تک نہیں کر سکتے اِلّا یہ کہ خدا جن کے حق میں پسند فرمائے اور وہ (سفارشی فرشتے) اس کے جلال سے (ہر وقت) ڈرتے رہتے ہیں۔

شفاعت کا مسئلہ، مجرموں کی حوصلہ افزائی کے لیے نہیں ایجاد کیا گیا بلکہ اس سے غرض ان گنہگاروں کی ڈھارس بندھانا ہے جو گناہ کر کے پچھتا رہے ہیں اور چاہتے

ہیں کہ اللہ تعالیٰ معاف کر دے۔ تاکہ وہ مایوس نہ ہو جائیں اس لیے توبہ اور شفاعت دونوں کا دروازہ کھلا رکھا گیا ہے۔ یا ان اہلِ ایمان افراد کے لیے ہے جو گناہوں کی سزا بھگت رہے ہیں۔ اب اللہ میاں ان کے سلسلے میں صلحاء کو شفاعت کرنے کی اجازت دیں گے۔ کہ اگر کہو تو اب ہم انھیں چھوڑے دیتے ہیں۔ گویا کہ وہ اب مائل بہ کرم ہے۔ اگر شفاعت کا وہ مفہوم مراد ہو جو عوام کی خوش فہمیوں نے اگلا ہے تو پھر شرعی تکلیفات ایک تکلف بن کر رہ جائیں گی۔

شفاعت صرف موحّد کر سکیں گے۔ جو اہلِ توحید ہوں گے اور حق و صداقت جن کی زندگی کا شعار ہوگا، وہی شفاعت بھی کر سکیں گے۔

وَلَا يَمْلِكُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَن شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ (زخرف ع)

اور اس کی بات بھی پسندیدہ ہو۔

إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا (طٰہٰ ع)

وجہ اس کی یہ بتائی کہ دانائے راز ہیں ہوں، دوسرا صحیح معنیٰ ہیں حقیقت حال سے واقف نہیں ہے۔

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِهِ عِلْمًا (پ۱۶- طٰہٰ ع)

یہی وجہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قیامت میں ایک گروہ کو دیکھ کر سفارش کریں گے تو آپ کو بتایا جائے گا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کے بعد انھوں نے کیسی کیسی بدعتیں ایجاد کی تھیں۔

انك لا تدری ما احدثوا بعدك ما زالوا یرجعون علی اعقابهم (مسلم)

یہ لوگ شفاعت سے محروم ہوں گے۔ ان لوگوں کو شفاعت کی اجازت نہیں ہوگی: اور نہ اس کو وہ فائدہ دے گی۔

تارکِ نماز، محتاجوں کے سلسلے میں بے رحم، بکواسی، منکرِ آخرت۔

قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ ۝ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ ۝ وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ ۝ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّينِ ۝ حَتَّىٰ أَتَانَا الْيَقِينُ ۝ فَمَا تَنفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ (مدثر-ع)

جو غیر اللہ کو پکارتے ہیں، وہ بھی نبی اور صلحاء امت کی شفاعت سے محروم رہیں گے۔

قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ ۝ وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ (پ ۲۲ - السبا ع ۳)

مشرک اور بے انصاف لوگوں کی شفاعت بھی نہیں ہو گی۔

مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ (پ ۲۴ - المومن ع ۲)

جن کے نزدیک دین صرف وقت کٹی کی بات ہے جو دنیا کے نشہ میں غرق ہیں وہ بھی محروم رہیں گے۔

وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ..... لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ (انعام - ع)

ع ۳ معاوضہ۔ وہاں کوئی معاوضہ قبول نہ ہو گا، یہ بات بفرض محال کہی گئی ہے کیونکہ اس دن کسی کے پاس کچھ بھی نہیں ہو گا۔ وہاں تو ایسے بے داغ دل کی دولت درکار ہو گی جو غیر اللہ کی غلامی کی آلائشوں سے پاک رہا ہو۔

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ۝ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ (پ ۱۹ - الشعراء ع ۵)

فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ (پ ۲۷ - الحدید ع ۲)

وہ معاوضہ زمین بھر کر سونا ہی کیوں نہ ہو۔

فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ (پ ۳ - ال عمران ع ۹)

زمین و مافیہا کی بات نہیں، ایسی دگنی کائنات پیش کی جائے تب بھی قبول نہیں ہو گی۔

لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لِيَفْتَدُوْا بِهٖ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ (پ ۶ - مائدہ ع ۶)

اور بھی جو کچھ اس کے بس میں ہو، وہ سب دے ڈالے تو بھی قبول نہیں ہو گا۔

وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا (پ ۷ - الانعام ع ۸)

ع ۴ مدد نہیں کی جائے گی۔ مدد کہیں سے کاہے کو پہنچے گی، سب کو تو اپنی پڑی ہو گی۔ ویسے بھی وہاں ایک رسہ گیر کی حیثیت سے ایک مجرم کی مدد کرنا ممکن نہیں رہے گا۔

وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يُنْصَرُوْنَ (پ ۲۰ - قصص ع ۴)

وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ اَوْلِيَآءَ يَنْصُرُوْنَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ (پ ۲۵ - شوریٰ ع ۵)

احادیث پاک اور یوم القیمة

قیامت۔ قیامت بدترین لوگوں پر قائم ہوگی جب تک ایک بھی اللہ اللہ کہنے والا موجود رہے گا قیامت نہیں آئے گی۔

لا تقوم الساعة الا على شرار الخلق (مسلم)

لا تقوم الساعة حتى لا يقال فى الارض الله الله (مسلم)

ثم يرسل الله ريحا باردة من قبل الشام فلا يبقى على وجه الارض احد فى قلبه مثقال ذرة من خير او ايمان الا تبفضته ..... فيبقى شرار الناس۔ (مسلم)

قبیلہ دوس کے لوگ مرتد ہو جائیں گے۔ اس وقت قبیلہ دوس کے لوگ مرتد ہو جائیں گے اور بت کی پوجا میں لگ جائیں گے اور ان کی عورتیں مٹک مٹک کر طواف کریں گی۔

لا تقوم الساعة حتى تضطرب اليات نساء دوس حول ذى الخلصة (بخاری ومسلم)

اہلِ ایمان کو اٹھالے گا۔ جب دنیا کی فضا پاک نہیں رہے گی تو اللہ تعالیٰ اہلِ ایمان کو اٹھالے گا پھر قیامت قائم ہوگی۔

فتوفى كل من كان فى قلبه مثقال حبة من خردل من ايمان فيبقى من لا خير فيه فيرجعون الى دين ابائهم (بخاری۔ مسلم)

صُور پھونکنے کے لیے۔ صُور پھونکنے کے لیے اللہ کا فرشتہ کان لگائے اور سر جھکائے کھڑا ہے کہ کب حکم ہو۔

واصغى سمعه وحنى جبهته ينتظر متى يؤمر بالنفخ (ترمذی)

صور ایک سینگ جیسی کوئی شے ہے جس میں پھونکا جائے گا۔

الصور قرن ينفخ فيه (ابوداؤد وقال الترمذی حسن)

اسے سمجھانے کے لیے ایک پیرایۂ بیان تصور کر لیجیے! بہرحال یہ ایک ایسی شے ہے جب اسے بگل کی طرح اس میں پھونکا جائے گا تو پہلے سب لوگ مر جائیں گے، دوسری بار سب اٹھ کھڑے ہوں گے، اصلی قیامت اسی کا نام ہے۔

صور پھونکنے سے پہلے۔ صور پھونکنے سے پہلے مغرب کی طرف سے ایک کالی گھٹا اٹھے گی جو دیکھتے دیکھتے آسمان کی طرف پھیل کر چھا جائے گی۔ پھر منادی ہوگی کہ: لوگو! امر ربی آگیا اب جلدی مت کرو۔

تطلع علیکم قبل الساعۃ سحابۃ سوداء من قبل المغرب مثل الترس فلا تزال ترتفع فی السماء وتنتشر حتی تملأ السماء ثم ینادی منادیا ایھا الناس اتی امر اللہ فلا تستعجلوا (طبرانی باسناد جید)

بس پھر قیامت قائم ہو جائے گی اور جو جس حالت میں ہوگا، اسی حالت میں رہ جائے گا۔

الرجلان ینشران الثوب ولا یطویانہ وان الرجل لیمدر حوضہ فلا یسقی منہ شیئاً ابدا والرجل ناقتہ فلا یشربہ ابدا (طبرانی باسناد جید)

دونوں صور (نفخوں) میں چالیس کا فرق ہوگا، چالیس کیا؟ دن، ماہ، سال؟ کچھ پتہ نہیں۔

ما بین النفختین اربعون (بخاری ومسلم)

اس دوران میں اللہ تعالیٰ زمین کو مٹھی میں لے کر اور آسمان کو لپیٹ کر فرمائے گا: بادشاہ میں ہوں دنیا کے بادشاہ کہاں ہیں؟

یقبض اللہ الارض یوم القیمۃ ویطوی السماء بیمینہ ثم یقول انا الملک این ملوک الارض (بخاری ومسلم)

ساری خلقت ایک ہی میدان میں جمع ہو جائے گی، جہاں کسی کا کوئی نشان نہیں ہوگا:

یحشر الناس علی ارض بیضاء عفراء کقرصۃ النقی لیس فیھا علم لاحد (بخاری ومسلم)

کسی کے تن پر کپڑا نہیں ہوگا۔ سب ننگے منگے ہوں گے مگر اس کا ہوش کسی کو نہیں ہوگا بے ختنہ اور پیدل ہوں گے۔

یا ایھا الناس انکم محشورون الی اللہ حفاۃ عراۃ غرلا وفی روایۃ مشاۃ (بخاری)

سورج بالکل قریب آجائے گا جس کی وجہ سے غضب کا پسینہ چھوٹے گا کہ اس میں کشتیاں تیر سکیں گی۔

تدنوا الشمس من الارض فیعرق الناس (احمد)

حتی ان السفن لو اجریت فیہ لجرت (احمد)

بعض روایات میں ہے کہ یہ پسینہ اس دن کی سختی دیکھ کر چھوٹے گا۔

مم ذالك يا ابا عبد الرحمٰن قال مما يرى الناس يلقون (طبرانی موقوف باسناد جيد)

سب لوگ جمع ہو جائیں گے تو اللہ غریبوں کو بلائے گا، پوچھے گا کہ کیا عمل ہے؟ حضور! مصیبت میں مبتلا ہوئے اور ہمت نہ ہاری اور غیروں کو مال و دولت اور اقتدار عطا کیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ: بجا ہے: پھر غریبوں کو بہشت میں بھیج دے گا اب حساب کتاب کے جھنجھٹ کے لیے امراء اور حکمران رہ جائیں گے۔

تجتمعون يوم القيمة فيقال اين فقراء هذه الامة و مساكينها فيقومون فيقال لهم ماذا عملتم فيقولون ربنا ابتليتنا فصبرنا ووليت الاموال والسلطان غيرنا فيقول الله عزوجل وعلا صدقتم قال فيدخلون الجنة قبل الناس و تبقى شدة الحساب على ذوى الاموال والسلطان (ابن حبان)

پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔

ان الفقراء يدخلون الجنة قبل الاغنياء بخمس مائة عام ( )

تین قسم کا حشر ہوگا، کچھ لوگ تو پیدل ہوں گے، کچھ سوار اور کچھ اوندھے منہ چلیں گے۔

يحشر الناس ثلثة اصناف صنفا مشاة وصنفا ركبانا وصنفا على وجوههم (ترمذی)

قدم ہلنے سے پہلے سوال ہوگا کہ: عمر کہاں گنوائی، جتنا جانا اس پر کتنا عمل کیا، کیسے کمایا اور کہاں خرچ کیا۔ اور جسم کہاں کھپایا۔

لا تزول قدما ابن آدم حتى يسئال ... اربع: عن عمره فيما افناه وعن علمه ماذا عمل به وعن ماله اين اكتسبه وفيما انفقه وعن جسمه فيما ابلاه (ترمذی وقال حسن صحيح)

اس دن وہ بھی حسرت سے آہیں بھرے گا۔ جس نے نیکی کی ہوگی کہے گا کہ کاش! اور نیکی کی ہوتی اور جس نے بدی کی کہے گا کہ کاش! بدی نہ کی ہوتی۔

ولو انه رد الى الدنيا كيما يزداد من الاجر والثواب (احمد رواته ثقات)

قیامت میں تین دفتر کھلیں گے: ایک میں عمل صالح کا ریکارڈ ہوگا، دوسرے میں گناہوں کا، تیسرے میں اللہ کی نعمتوں کا۔

ثلثة دواوين، ديوان فيه العمل الصالح وديوان فيه ذنوبه وديوان فيه النعم من الله عليه (بزار)

جس نے غلام کو ایک چھڑی بھی ماری ہوگی اس دن اس کا بھی بدلہ لیا جائے گا۔

من ضرب مملوكه سوطا ظلما اقتص منه يوم القيمة (بزار)

جب تک تین مرحلے طے نہیں ہوں گے کوئی کسی کو یاد نہیں کرے گا: ایک میزان کا مرحلہ، خدا جانے نیکی کا پلہ بھاری رہتا ہے یا بدی کا، دوسرا نامۂ اعمال کی وصولی کا مرحلہ کہ خدا جانے دائیں ہاتھ میں ملتا ہے یا بائیں میں، تیسرا مرحلہ پل صراط کا کہ پار ہوتے ہیں یا نہیں؛

فهل تذكرون اهليكم يوم القيامة فقال: اما في ثلثة مواطن فلا يذكر احد احدا عند الميزان حتى يعلم أيخف ميزانه ام يثقل وعند تطاير الصحف حتى يعلم اين يقع كتابه في يمينه ام وراء ظهره وعند الصراط اذا وضع بين ظهري جهنم حتى يجوز (ابوداؤد والحق لم يلق عائشة)

اور اگر نیکی کی میزان بھاری رہی تو فرشتہ علی رؤس الاشہاد اعلان کرے گا جسے ساری خلقت سن لے گی کہ یہ نیک بخت رہا۔ اب اس پر بدبختی کبھی طاری نہیں ہوگی۔ اگر ہلکا رہا تو پھر اعلان ہوگا کہ یہ بد نصیب رہا، اب نیک بختی کا دور نہیں آئے گا۔

فيؤتى بابن ادم فيوقف بين كفتى الميزان فان ثقل ميزانه نادى ملك بصوت يسمع الخلائق سعد فلان سعادة لا يشقى بعدها ابدا وان خف ميزانه نادى ملك بصوت يسمع الخلائق شقى فلان شقاوة لا يسعد بعدها ابدا (بزار)

بے حجابانہ رب سے بندے کی گفتگو ہوگی (مگر) جدھر دیکھے گا اسے اپنے ہی عمل نظر آئیں گے دائیں بھی بائیں بھی۔ سامنے دوزخ بھی کھڑی ہوگی اس لیے راہِ حق میں کچھ دے کر اس سے بچنے کی کوشش کرو۔

ما منكم من احد الا سيكلمه ربه ليس بينه وبينه ترجمان ولا حجاب يحجبه فينظر ايمن منه فلا يرى الا ما قدم من عمله وينظر اشأم منه فلا يرى الا ما قدم وينظر بين يديه فلا يرى الا النار تلقاء وجهه فاتقوا النار ولو بشق تمرة (بخاری ومسلم)

قیامت میں یہودیوں اور عیسائیوں کو بھی مسلم کے عوض دوزخ میں دے کر مسلم کو نجات دلائی جائے گی۔ یہ غالباً اس صورت میں ہوگا جب کوئی مسلم ان کا مظلوم ہوگا۔

دفع الله الى كل مسلم يهوديا او نصرانيا فيقول هذا فكاكك من النار (مسلم)

نمازی کے چہرے کے سجدے کے آثار قائم رہیں گے۔

وحرمہ اللہ علی النار ان تاکل اثر السجود (بخاری ومسلم)

جو مسلمان دوزخ سے بچ بھی گئے انہیں پل صراط پر پھر بھی روک کر چیک کیا جائے گا۔ دنیا لینا بیباق ہو گا۔ تو پھر بہشت میں داخل ہوں گے۔

یخلص المومنون من النار فیحبسون علی قنطرۃ بین الجنۃ والنار فیقتص لبعضہم من بعض مظالم کانت بینہم فی الدنیا حتّٰی اذا ھذبوا ونُقّوا اذن لہم فی دخول الجنۃ (بخاری)

قیامت میں حساب ہو گا، کچھ تو محض اللہ کے فضل سے بہشت میں داخل ہوں گے۔ اور کچھ میری شفاعت سے۔

فیحاسبون فمنہم من ید خل الجنۃ برحمتہ ومنہم من ید خل الجنۃ بشفاعتی (طبرانی)

گنہگار سہی لیکن میری شفاعت ان کے لیے ہوگی جن کے دل میں توحید اور رسالت پر یقین ہو گا۔ ان کے دل اور زبان دونوں ہم آہنگ ہوں گے۔

وشفاعتی لمن شھد ان لا الٰہ الا اللہ مخلصا وان محمداً رسول اللہ یصدق لسانہ قلبہ وقلبہ لسانہ (احمد) ان شفاعتی لکل مسلم (طبرانی) ھی لمن مات لایشرک باللہ شیئًا (ابن حبان)

اٹھے گا ویسے جیسے زندگی گزارتا تھا نیک یا بد

یبعث کل عبد علٰی مامات علیہ (مسلم)

اس لیے سوچ لیں کہ کل آپ کا حشر کس حال میں ہو گا۔

الغرض: قیامت کے اعتقاد اور یقین سے انسان کو سنبھل کر جینے کی توفیق ملتی ہے اور خدا کے حضور پیش ہونے کے لیے ذہن ابھی سے تیار ہو جاتے ہیں، گویا کہ یہ یقین خدا سے ابھی سے ایک گونہ مناسبت پیدا کرنے کی تحریک کا کام کرنا شروع کر دیتا ہے۔

اس کے علاوہ: ذہن اس آوارہ سوچ سے محفوظ ہو جاتا ہے کہ دنیا کا یہ چکر یونہی چل رہا ہے، اس کی ابتداء ہے نہ انتہا، بس چلتا آیا ہے اور یونہی چلتا رہے گا۔

تصور آخرت سے اللہ کی عظیم قدرتوں کا احساس بھی کروٹ لینے لگتا ہے کیونکہ مر کر پھر جی اٹھنا، کفار اور دانشوروں کے لیے یہی بات ہی تو قابل فہم نہیں تھی، جب آپ

وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ

اور (اس وقت کو یاد کرو) جب ہم نے تم کو فرعون کے لوگوں سے نجات دی جو تم کو (بڑی) بُری تکلیفیں

يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ۭ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَاۗءٌ

پہنچاتے تھے کہ تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے اور تمہاری عورتوں (یعنی بیٹیوں) کو زندہ رہنے دیتے تھے

مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۝ وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ

اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے (تمہارے صبر کی) بڑی آزمائش تھی۔ اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب ہم نے

وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝

تمہارے لیے سمندر کو پھاڑ دیا تھا، پھر ہم نے تم کو نجات دی اور فرعون کے لوگوں کو تمہارے دیکھتے (دیکھتے) ڈبو دیا

اس کا یقین کر لیتے ہیں تو بات سمجھ میں آ جاتی ہے کہ حق تعالیٰ کے کام لاحاصل نہیں ہیں، لایعنی اور یونہی بے فائدہ نہیں ہیں، حکمت پر مبنی ہیں اور سراپا حکمت ہیں اور جو جو بات بھی دانشوروں کے لیے محال ہے وہی امور ہی خدا کی قدرتوں کا مظہر ہیں۔

لہ اِذْ نَجَّيْنٰكُمْ (جب ہم نے آپ کو نجات دی) غلامی غلامی میں بڑا فرق ہوتا ہے ایک غلامی وہ ہوتی ہے جس میں غلام قوم کی حیثیت ایک دسترخوان کی رہ جاتی ہے کہ برسرِ اقتدار قوم ان کو اپنی ضیافتِ طبع کے لیے محفوظ رکھتی ہے، جیسے کوئی مرغی یا ایک فاحشہ کو بطور داشتہ رکھتا ہے۔ یہی حال بنی اسرائیل کا فرعون کی غلامی میں تھا، کل جو فراعنہ کو آنکھیں دکھا سکے اسے تو مار دیا جاتا یعنی ان کے لڑکوں کو، لیکن ان کی لڑکیوں کو زندہ رہنے دیا جاتا تاکہ اربابِ اقتدار کے بستروں کی زینت بنیں یا ان کے برتن دھوئیں اور جھاڑو پھیریں بہرحال یہ بہت بڑا ابتلا تھا جس نے بنی اسرائیل کے سارے کس بل نکال ڈالے تھے تاہم اللہ نے ان پر ترس کیا، گھر میں موسیٰ (علیہ السلام) پیدا کر دیا جس نے فرعون کی آغوش میں پرورش پا کر فرعون کے نہ صرف شکنجے سے قوم کو نکالا بلکہ خود فرعون کو بھی قصۂ پارینہ بنا ڈالا۔ اس واقعہ سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ عورت لاکھوں کی تعداد میں کیوں نہ ہو

بہر حال وہ بے بس رہتی ہے۔ ان سے کسی قابلِ ذکر انقلاب اور مزاحمت کی توقع نہیں ہوتی، بلکہ اپنے مردوں کے لیے زنجیرِ بے آواز بن جاتی ہیں اس لیے کوئی قابلِ ذکر قومی اور ملی شعبے ان کے حوالے کرنا مناسب نہیں ہوتا، کیونکہ ان میں "انفعالی" کیفیت کا غلبہ رہتا ہے۔ دوسروں کو متاثر کرنے کی صلاحیت کم ہوتی ہے۔ اس لیے شکار تو ہو جاتی ہیں شکار کرتی نہیں ہیں۔ اور جتنا شکار کرتی ہیں، وہ ایسا مردار ہوتا ہے جس سے قومی مستقبل اور تاریک ہو جاتا ہے۔ روشن نہیں ہو سکتا۔

۵ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ۔ (اور تمہارے دیکھتے دیکھتے) جب مصر سے بھاگے تو اندھیرا تھا، راہ بھول گئے، اتنے میں فرعون کو بھی پتہ چل گیا۔ اس نے ان کا تعاقب کر ڈالا اب ان کے آگے دریا تھا، پیچھے لشکرِ فراعنہ۔ نہ پائے ماندن نہ جائے رفتن والی بات بن گئی تھی۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اسرائیلیوں کی یہ "بھول" بھی الہامی بھول تھی۔ دریا پر پہنچے تو اس نے ان کے لیے راستہ چھوڑ دیا، پیچھے نگاہ ڈالی تو فرعون جیسے دشمن کو غرق ہوتے دیکھ لیا ـــ خدا کی طرف سے یہ وہ الہامی مناظر تھے، اگر وہ نوتے غلامی میں پختہ نہ ہوتے تو پھر کبھی بھی راہِ حق سے نہ بھٹکتے۔

داعی حق، اگر راہِ حق پر گامزن رہے اور اسوۂ پیغمبر کو ملحوظ رکھے تو یقیناً راستے سے پہاڑ ہٹ جاتے ہیں، دریا سمٹ کر راستے دے دیتے ہیں۔ بے سروسامانی کے باوجود، بھاری دشمن پر فتحیاب ہوتے ہیں اور اپنی آنکھوں سے دشمن کا عبرت آموز حشر بھی مشاہدہ کر لیتے ہیں۔ بہر حال قرآن نے ان کو اپنا وہ ماضی یاد دلایا جس کو اگر وہ سامنے رکھ لیتے تو دوڑ کر پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دینی غلامی کا طوق اپنے گلے میں ڈال لیتے۔ مگر افسوس اب تک ان کو اس کا ہوش نہیں آیا اور حق و باطل کی اس موسوی آویزش کے نتائج سے آنکھیں بند کر کے بیٹھ گئے ہیں، جو آج بھی جاری ہے ـــ اگر وہ غور کرتے تو اپنا وزن "موسوی رزمگاہوں" کے حوالے کر دیتے، لیکن اس کے بجائے انھوں نے دوڑ کر وقت کی فراعنہ طاقتوں کے پاؤں تھام لیے ہیں، شاید فراعنہ کا حشر اب پھر وہ بھول گئے ہیں۔

نمائندہ محدث فیصل آباد۔ محدث کے سلسلہ میں قلمی رابطہ اور اس کی خصوصی اور عمومی اشاعتوں کے بروقت حصول کے لیے پتہ۔ مولانا محمد خالد سیف، الاخوان، چنیوٹ بازار فیصل آباد